

اُولَئِكَ هُمُ الرَّاسِدُونَ

مدح صحابہ

مرتب

محمد عثمان الوری

ناشر

مکتبہ فک نیٹ

بادشاہی روڈ مسجد اقصی کراچی ۲

سنگ اہلسنت و الجماعت کے مدح صحابہ کے موضوع پر لکھنے والا کتاب

إِذْ رَأَيْتُمُ الَّذِينَ لَيْسُوا بِصَحَابِي فَقُولُوا لعنة الله

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو تم ان سے کہو خدا کی لعنت ہو تم پر

جمع الفوائد مفصل نمبر ۳۹ جلد دوم

مدح صحابہ رض

مرتبہ
محمد عثمان الوری

ملنے کے پتے

- (۱) مکتبہ مدنیہ بادشاہی روڈ مسجد اقصیٰ کراچی نمبر ۳
- (۲) دفتر خدام اہلسنت مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم
- (۳) مکتبہ اسلامیہ مدرسہ عربیہ جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی ۵

ہدیہ تین روپے

فہرست مضامین

انتساب

پیش لفظ

- و صحابہ کرام کا مقام کلام اللہ کی روشنی میں
- و صحابہ کرام کا مقام احادیث کی روشنی میں
- و مدح صحابہ اکابرین امت کے ارشادات کی روشنی میں
- شان :- خلفاء راشدین رحمہ
- تذکرہ :- عشرہ مبشرہ
- محبت :- اہلبیت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
- حضرات عالی القدر :- یعنی اصحاب بدر
- قبول بارگاہ صمد :- یعنی شہداء احد

اصحاب رسولؐ کے خدمت میں نذرانہ عقیدت
اہلسنت والجماعت کے اہم ذمہ داریاں

انتساب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے مشن کو زندہ تائیدہ رکھنے والے اسلافِ ملت اور اولیاء امت، آئمہ کرام و شائخ عظام جن کے ذریعے دینِ اسلام آج اس دور میں ہم تک پہنچا۔ خصوصاً ہندو پاک میں شاہ ولی اللہ رحمہ اور ان کے خاندان اور ترجمان اہلسنت والجماعت اور علماء دیوبند و دیگر اکابرین ملت جن کی زندگی اسلام کے لئے وقف ہیں۔ احقرِ مرتب مدح صحابہ ان حضرات کرام کی جانب انتساب کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

انتساب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے مشن کو زندہ تائیدہ رکھنے والے اسلافِ ملت اور اولیاء امت، آئمہ کرام و شائخ عظام جن کے ذریعے دینِ اسلام آج اس دور میں ہم تک پہنچا۔ خصوصاً ہندو پاک میں شاہ ولی اللہ رحمہ اور ان کے خاندان اور ترجمان اہلسنت والجماعت اور علماء دیوبند و دیگر اکابرین ملت جن کی زندگی اسلام کے لئے وقف ہیں۔ احقر مرتب مدح صحابہ ان حضرات کرام کی جانب انتساب کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی بقاء و حفاظت کا ذریعہ اپنے کلام پاک میں جس
طرح سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو اسوۂ حسنہ
فرما کر تمام مسلمانوں کو ان کی اتباع و تابعداری کا حکم فرمایا ہے اور فلاح و کامیابی کا ذریعہ قرار
دیا ہے۔ اسی طرح اصحاب رسول کی شان اپنے کلام پاک میں بیان فرما کر ان کی تعظیم و تکریم تعریف
و توصیف فرما کر شریعت اسلامیہ میں انہیں عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔ اور پھر حضور اکرم نے اپنے جملہ
صحابہ کرام کو بجا حق قرار دیکر ان کی صداقت و شرافت، شجاعت و خلافت و نیابت کی گواہی دے کر
اعتماد و اسناد کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ شریعت اسلامیہ میں صحابہ کرام کا طبقہ انبیاء کرام کے بعد سب
سے افضل ہے اور دین اسلام میں ان کو خصوصی حیثیت و اہمیت حاصل ہے۔ لہذا اس دور میں اس
بات کی اشد ضرورت تھی کہ عام مسلمانوں کو صحابہ کرام کے مراتب و درجات اور ان کے فضائل و مناقب
سے روشناس کرایا جائے کیونکہ ان کا ذکر خیر بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ زیر نظر کتاب مدح
صحابہ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں صحابہ کرام کی فضیلت اور ان کے مناقب و مراتب ذکر کئے گئے
ہیں کیونکہ صحابہ کرام سے بدعتنقادی اور لاتعلقی و لاعلمی کیوجہ سے لوگ گمراہی کے شکار ہو جاتے ہیں
اور ان پر سبب بشتہ کرنے والے عذاب الہی و بربادی کا شکار رہتے ہیں آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
مدح صحابہ کو مسلمانوں میں مقبول بنائے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں صحابہ کرام کے نقش
قدم پر چلائے اور ان سے عقیدت و محبت عطا فرمائے۔ اور صحابہ دشمن عناصر سے محفوظ و مامون
نمائے۔ اہلسنت والجماعت

محمد عثمان الوری

بروز جمعہ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۴۲۸ھ

حضرات صحابہ کرامؓ کا مقام کلام اللہ کی روشنی میں

دین اسلام میں یہ خصوصیت اور فضیلت صرف صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ ان کی مدح فضائل اور مناقب خود اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بیان فرما کر ان کو رضا و خوشنودی اور کامیابی و کامرانی کی بشارت اور ان کے زہد و تقویٰ کی شہادت دی ہے جو قیام قیامت تک کلام اللہ میں محفوظ رہے گی۔ اس طرح قرآن کریم کے ذریعہ صحابہ کرام کے ذکر خیر کا سلسلہ جاری رہے گا۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ صحابہ کرام کا یہ مقدس گروہ عدل و انصاف اور رشد و ہدایت کے جگمگے ستاروں کا گروہ ہے جن کے بغیر منزل مقصود کاملنا مفقود ہے۔ چنانچہ ہم قرآن کریم کی چند آیتیں پیش کرتے ہیں جن سے صحابہ رسولؓ کی عظمت و جلال و محبوبیت اور مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ بارگاہ رب العزت میں ان کا کس قدر بلند مقام ہے۔

(۱)

حمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ کر

محمد رسول اللہ والذین
معداہ شداء علی اللفار
رحماء بینہم تراہم رکع
سجداتین ففلا من اللہ ورضوانا
سیماء من وجہہ محمد من

رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور
رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کے
آثار بوجہ تاثیر سجدہ ان کے چہروں پر
نمایاں ہیں

امام المفسرین امام قرطبی وغیرہ نے فرمایا کہ والذین معہ عام ہے اس میں تمام
صحابہ کرام کی پوری جماعت داخل ہے اور اس میں تمام صحابہ کرام کی تعدیل ان کا ترکیہ اور ان
پر مدح، و ثنا خود مالک کائنات کی طرف سے آئی ہے۔

ابو عروہ زبیری کہتے ہیں کہ ہم ایک روز حضرت امام مالکؒ کی مجلس میں تھے لوگوں
نے ایک شخص کا ذکر کیا جو بعض صحابہ کرام کو برا کہتا تھا امام مالکؒ نے یہ آیت لی غیظ بعکم الکفار
تک تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ
میں کسی کے متعلق غیظ ہو وہ اس آیت کی زد میں ہے یعنی اس کا ایمان خطرہ میں ہے کیونکہ
آیت میں کسی صحابہ سے غیظ کفار کی علامت قرار دی گئی ہے اس لئے کہ الذین آمنوا
معہ میں تمام صحابہ کرام کی جماعت بلا کسی استثناء کے داخل ہے۔

(۲)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور جو مہاجرین اور انصار ایمان
لانے میں سب سے سابق اور مقدم ہیں اور
یقیناً امت میں (جتنے لوگ اخلاص کے
ساتھ ان کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان

۵) والسابقون الاولون
من المهاجرين والانصار
والذين اتبعوهم باحسن
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

واع۔ رلہم جئت تجری
تحتہا الانہر الآیۃ
سورہ توبہ پارہ نبرا

سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس
(اللہ) سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے
ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے
نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

اس میں صحابہ کرام کے دو طبقے بیان فرمائے ہیں ایک سابقین اولین کا دوسرے
بعد میں ایمان لائے والوں کا اور دونوں طبقوں کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں، ان کے جنت کا مقام و دوام مقر ہے جس میں تمام
صحابہ کرام داخل ہیں۔ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین کون لوگ ہیں اس کی تفسیر
میں ابن کثیر نے تفسیر میں، اور ابن عساکر نے مقدمہ استیعاب میں سندوں کے ساتھ دونوں
قول نقل کئے ہیں ایک یہ کہ سابقین اولین وہ حضرات ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی ہو۔ یہ
قول ابو موسیٰ اشعریٰ سعید بن مسیب، ابن سیرین، ابن بصری کا ہے وابن کثیر اس کا
حاصل یہ ہے کہ تحویل قبلہ بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف جو ہجرت کے دوسرے سال
ہوئی اس سے پہلے پہلے جو لوگ مشرت باسلام ہو کر شرف صحابیت حاصل کر چکے ہیں۔ وہ
سابقین اولین ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جو لوگ بیت رضوان یعنی واقعہ حدیبیہ واقعہ منہ میں
شریک ہوئے ہیں وہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ یہ قول امام شعبی سے روایت کیا گیا ہے
(ابن کثیر۔ استیعاب)

قرآن کریم نے واقعہ حدیبیہ میں درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابہ کے

متعلق عام اعلان فرمایا ہے۔ مقتدر صلی اللہ عنہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ اس لئے اس بیعت کا نام بیعت رضوان رکھا گیا ہے اور حدیث میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یدخل النار احد من بایع
تحت الشجر
ہمیں داخل ہو گا جہنم میں کوئی شخص جس
نے درخت کے نیچے بیعت کی

ابن عبد البر رحمہ اللہ فی الاستیعاب

بہر حال سابقین اولین خیر قبلیتین کی طرت نماز میں شریک ہونے والے ہوں یا بیعت رضوان کے شرکاء ان کے بعد بھی صحابیت کا شرف حاصل کرنے والے تمام صحابہ کرام کو حق تعالیٰ نے والذین اتبعوہم باحسان پر داخل کر کے شامل فرمایا اور سب کے لئے اپنی رضا کامل اور جنت کی ابدی حالت کا وعدہ اور اعلان فرمایا۔

ابن کثیر اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

یا دہل من الفضلہم و سیم
ان حضرت سے یا ان میں بعض سے بغض
رکھے یا ان کو برا کہے ایسے لوگوں کو ایمان
بالقرآن سے کیا واسطہ جو ان لوگوں کو برا
کہتے ہیں جن سے اللہ نے راضی ہونے
کا اعلان کر دیا۔

اور ابن عبد البر مقدمہ استیعاب میں یہی آیت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

یعنی جس سے اللہ راضی ہو گیا
پھر اس سے کبھی ناراض نہیں
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

وَمِنْ رِضَى اللَّهِ عِنْدَهُ لَمْ
يَنْخُطْ عَلَيْهِمْ بَدَأُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو سب اگلی پچھلی چیزوں کا علم ہے وہ راضی اسی شخص سے
ہو سکتے ہیں جو آئندہ زمانے میں بھی رضاء کے خلاف کام کرنے والا نہیں ہے اس لئے کسی کے واسطے
رضا الہی کا اعلان اس کی ضمانت ہے کہ اس کا خاتمہ اور انجام بھی اسی حالتِ صالحہ پر ہوگا
اس سے رضا الہی کے خلاف کوئی کام آئندہ بھی نہ ہوگا۔ یہی مضمون حافظ ابن تیمیہؒ نے شرح
عقیدہ واسطیہ میں اور صفارینیؒ نے شرح درہ مفیہ میں بھی لکھا ہے، اس سے ان محدثین
کے شبہ کا ازالہ خود بخود ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کے یہ اعلانات اس وقت کے ہیں جبکہ
ان کے حالات درست تھے، بعد میں معاذ اللہ ان کے حالات خراب ہو گئے اس لئے وہ اس
انعام و اکرام کے مستحق نہیں رہے۔ نفوذ باللہ منہ کیونکہ اس سے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ شروع میں بوجہ انجام سے بے خبری کے راضی ہو گئے تھے، بعد میں یہ حکم بدل گیا
نفوذ باللہ منہ،

۳

مدح صحابہ قرآن کریم میں

صحابہ کرام سب کے سب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع و متبع تھے، اور سب
اس میں داخل ہیں۔

قل الحمد لله وسلام على عباده
آپؐ کہہ دیجئے کہ حمد سب اللہ کے لئے

الذین اصطفیٰ (مع قولہ تعالیٰ) ثم
اور ثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا
نعمندکم ظاہر لہ لنفسہ و منہم
مقتصد و منہم سابق بالخیرات
یا ذن اللہ ذلک ہوالفضل الکبیر
سورہ ناطر

ہے اور سلام ہے ان بندوں پر جن کو اللہ
نے منتخب فرمایا ہے (اس کے ساتھ دوسری
آیت میں ہے) پھر وارث بنا دیا۔ ہم نے کتاب
کا ان لوگوں کو جن کا ہم نے اپنے بندوں
میں سے انتخاب کیا، پھر بعض توان میں اپنی
جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور بعض ان میں
متوسط درجہ کے ہیں، اور بعض ان میں وہ ہیں
جو خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے
جاتے ہیں، یہ بڑا فضل ہے۔

اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منتخب بندے قرار دیا گیا ہے آگے ان ہی کی ایک قسم یہ
بھی قرار دی ہے کہ ”ان میں بعض اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں“ معلوم ہوا کہ اگر کسی صحابی
سے کسی وقت کوئی گناہ ہوا بھی ہے تو وہ معاف کر دیا گیا اور نہ ان کو ”منتخب بندوں“ کے
ذیل میں ذکر نہ فرمایا جاتا۔

ظاہر ہے کہ کتاب یعنی قرآن کے پہلے وارث جن کو یہ کتاب ملی ہے صحابہ کرام ہیں اور
نص قرآنی کی رو سے وہ اللہ کے منتخب بندے ہیں۔ اور پہلی آیت میں ان منتخب بندوں پر
اللہ کی طرف سے سلام آیا ہے۔ اس طرح تمام صحابہ کرام اس سلام خداوندی میں شامل
ہیں (کذا ذکرہ السفارینی شرح الذرۃ المفیدہ)

سورہ حشر میں حق تعالیٰ نے عہد رسالت کے تمام موجود اور ان کے بعد آنے والے
مسلمانوں کا تین طبقے کر کے ذکر کیا ہے۔ پہلا ہاجرین کا، جن کے بارے میں حق تعالیٰ نے

یہ فیصلہ فرمایا:

اولئک ہم الصادقون یعنی یہی لوگ سچے ہیں۔

دوسرا انصار کا، جن کی صفات و فضائل ذکر کرنے کے بعد قرآن کریم نے فرمایا:

اولئک ہم المفلحون یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو مہاجرین و انصار کے بعد قیامت تک آنے والا ہے،

ان کے بارے میں فرمایا:

والذین جاءوا من بعدهم

یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین

سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا

غلا للذین آمنوا

ان مردہ لوگ جو بعد میں یہ کہتے ہوئے آئے

کہنے ہمارے پروردگار ہماری بھی مغفرت

فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم

سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے

دلوں میں ایمان لانے والوں سے کوئی بغض

نہ کرنا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب مہاجرین

و انصار صحابہ کے لئے استغفار کرنے کا حکم سب مسلمانوں کو دیا ہے اور یہ حکم اس حال میں

دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی معلوم تھا کہ ان میں باہم جنگ و مقابلہ بھی ہوگا۔ علماء نے فرمایا

کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد اسلام میں اس شخص کا کوئی مقام نہیں جو صحابہ

ائمہ سے محبت نہ رکھے اور ان کے لئے دعا نہ کرے

۴

لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے

ولکن اللہ حبیب الیکم الایمان

وَرِيثًا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَوَّالِيكُم
الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ

اور ایک ہم الراشعون فصلًا من
اللہ و نعمة واللہ علیم حکیم

(سورہ حجرات)

لئے محبوب کر دیا۔ اور اس کو تمہارے
دلوں میں مزین بنا دیا اور کفر، فسق اور
نافرمانی کو تمہارے لئے مکروہ بنا دیا، ایسے
ہیں لوگ اللہ کے فضل اور نعمت سے ہدایت
یافتہ ہیں، اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت

والا ہے۔

اس آیت میں بھی بلا استثناء تمام صحابہ کرام کے لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ نے ان کے
دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر و فسق اور گناہوں سے نفرت ڈال دی ہے۔
اس جگہ فضائل صحابہ کی سب آیات کا استیعاب پیش نظر نہیں۔ ان کے مقام اور
درجہ کو ثابت کرنے کے لئے ایک دو آیتیں بھی کافی ہیں جن سے ان کا مقبول عند اللہ ہونا اللہ
تعالیٰ کا ان سے راضی ہونا اور ابدی جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہونا ثابت ہے۔

اصحاب رسول اللہ کا مقام

احادیث نبوی کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو بعوث فرمایا جن کی تعلیمات مخصوص قوم، محدود علاقہ مقدور وقت تک تھی مگر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرما کر اب قیام قیامت تک آپ کی ذات عالی صفات اور آپ کی مقدس تعلیمات کو کائنات کے لئے رہبر و رہنما قرار دے کر آپ کو امتیازی شان عطا فرمائی اور نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کے جان نثار اصحاب کرام کی ذات گرامی کو معیار حق قرار دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ پر کس قدر اعتماد تھا اس کا اندازہ احادیث نبوی سے ہوتا ہے جس میں آپ نے اپنے صحابہ کرام کی خدمت و جان نثاری اور وفاداری و تابعداری کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ اہل ایمان اور صاحب بصیرت مسلمان آج تک صحابہ کرام کو نبی پاکؐ کا سچا عاشق اور محسن اسلام سمجھتے ہیں کیونکہ نبی اکرمؐ کے ارشادات پر ایمان و یقین رکھنا فرض ہے۔ چنانچہ اسی حیثیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث پیش کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کبار کاہ رسالت میں ان کا کتنا عظیم مقام ہے۔

صحیحین اور ابوداؤد و ترمذی حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میرے صحابہ کو برابر نہ کہو کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر احد پہاڑ کے برابر مونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو صحابی کے ایک مد

لا تسبوا صحابی فان احدکم لو اتفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیقہ رجح الفوائد

بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

مد عرب ملک کا ایک پیمانہ ہے جو وزن کے لحاظ سے آجکل کے مروج تقریباً ایک سیر کے برابر ہوتا ہے اس حدیث نے بتلایا کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و عجمت وہ نعمت عظیم ہے جس کی برکت سے صحابی کا ایک عمل دوسروں کے مقابلے میں وہ نسبت رکھتا ہے کہ ان کا ایک سیر بلکہ آدھا سیر دوسروں کے پہاڑ برابر وزن سے بڑھا ہوا ہوتا ہے، ان کے اعمال کو دوسروں کے اعمال پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اس حدیث کے شروع میں جو یہ ارشاد ہے لا تسبوا صحابی یعنی میرے صحابہ پر سب نہ کرو، لفظ سب کا ترجمہ اردو میں دغا گالی دینا کیا جاتا ہے جو اس لفظ کا صحیح ترجمہ نہیں کیونکہ، گالی کا لفظ اردو زبان میں محسن کلام کے لئے آتا ہے، حالانکہ لفظ سب عربی زبان میں اس سے زیادہ عام ہے ہر اس کلام کو عربی میں سب کہا جاتا ہے جس سے کسی کی تنقیص ہوتی ہو۔ گالی کے لئے ٹھیٹ لفظ عربی میں شتم آتا ہے۔

حافظ ابن تیمیہ نے القصارم المسلول میں فرمایا کہ اس حدیث میں لفظ سب ایسی عام معنی کے لئے آیا ہے جو معن طعن کرنے کے مفہوم سے عام ہے اسی لئے علامہ نے اس کا ترجمہ برا کہنے سے کیا ہے۔

(۲۰)

ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے مقابلے میں، میرے بعد ان کو (طعن و تشنیع)

اللہ اللہ فی صحابی لا تتخذہم غرضاً بعدی فمن اجہم فبحی

اجلهم ومن البغضهم فببغض
البغضهم ومن اذا هم فقد اذاني
ومن اذاني فقد اذی الله ومن
اذا الله فیو شک ان یلخذہ

جمع الغوائد صف ۴۹۱ ج ۲

نشانہ بناؤ کیونکہ جس شخص نے ان سے محبت
کی تو میری محبت کے ساتھ ان سے محبت کی
اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض
کے ساتھ ان سے بغض رکھا۔ اور جس نے ان
کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس
نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا
پہنچائی اور جو اللہ کو ایذا پہنچانا چاہے تو قریب
ہے کہ اللہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے گا۔

اس حدیث میں جو یہ سن لیا کہ جس نے صحابہ کرامؓ سے محبت رکھی وہ میری محبت کے
ساتھ محبت رکھی اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ صحابی سے محبت رکھنا میری محبت کی علامت
ہے ان سے وہی محبت رکھ لگا جس کو میری محبت حاصل ہو دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو
شخص میرے کسی صحابی سے محبت رکھتا ہے تو میں اس سے محبت رکھتا ہوں اس طرح اس کے
محبت صحابی کے ساتھ علامت اس کی سمجھو کہ مجھے اس شخص سے محبت ہے یہی دو معنی اگلے جملے بغض
صحابہ کے ہو سکتے ہیں کہ جو شخص کسی صحابی سے بغض رکھتا ہے وہ دراصل مجھ سے بغض ہوتا ہے
یا یہ کہ جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے تو میں اس شخص سے بغض رکھتا ہوں

دونوں معنی میں سے جو بھی ہوں یہ حدیث ان حضرات کی تنبیہ کے لئے کافی ہے جو صحابہ
کرامؓ کو آزادانہ عقیدہ کا نشانہ بناتے اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جن کو دیکھنے والا
ان سے بدگمان ہو جائے یا کم از کم ان کا اعتماد اس کے دل میں نہ رہے۔ غور کیا جائے تو یہ رسول
اللہ صلی علیہ وسلم سے بغاوت کے حکم میں ہے

(۳)

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

اذا رايتهم الذين يلبثون
اصحابي فقولوا لعنة الله

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ
کو برا کہتے ہیں تو تم ان سے کہو خدا کی لعنت

ہے تم پر

جمع الفوائد ص ۲۹۱ جلد دوم

ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ کے مقابلے میں بدتر وہی ہے جو ان کو برا کہنے والا ہے۔ اس حدیث
میں صحابی کو برا کہنے والا استحقاق لعنت قرار دیا گیا ہے اور یہ اوپر گزر چکا ہے کہ لفظ سب عربی زبان
کے اعتبار سے غش کالی ہی کو نہیں کہتے بلکہ ہر ایسا کلام جس سے کسی کی تنقیص و توہین یا دل
آزاری ہوتی ہے وہ لفظ سب میں داخل ہے۔

ابوداؤد۔ ترمذی۔ میں حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ
بعض لوگ بعض امراء حکومت کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو برا کہتے ہیں تو سعید بن زیدؓ
نے فرمایا افسوس میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے سامنے اصحاب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا
جاتا ہے اور تم اس پر نیکبر نہیں کرتے اور اس کو روکتے نہیں اب سن لو! میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے اپنے کانوں سے سنا ہے اور پھر حدیث بیان کرنے سے پہلے فرمایا
کہ یہ بھی کچھ لو کہ مجھے ضرورت نہیں ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرت کوئی ایسی بات سنوں
کروں جو آپ نے نہ فرمائی ہو کہ قیامت کے روز جب میں حضورؐ سے ملوں تو آپ مجھ سے اس کا
مواخذہ فرماویں (یہ کہنے کے بعد حدیث بیان کی کہ) ابوبکر جنت میں ہیں۔ عمر جنت میں ہیں
عثمان جنت میں ہیں۔ علی جنت میں ہیں۔ طلحہ جنت میں ہیں۔ زبیر جنت میں ہیں سعد بن مالک

جنت میں ہیں۔ عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں۔ ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ یہ نو حضرات صحابہ کے نام لے کر دسویں کا نام نہیں لیا جب لوگوں نے پوچھا دسواں کون ہے تو ذکر کیا سعید بن زید یعنی خود اپنا نام ابتداً یوحہ تو اضع کے ذکر نہیں کیا تھا لوگوں کے اصرار پر ظاہر کیا) اس کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(۴۶)

خدا کی قسم ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں شریک ہونا جس میں اس کا چہرہ غبار آکود ہو جائے غیر صحابہ سے ہر شخص کی عمر بھر کی عبادت و عمل سے بہتر ہے اگرچہ اس کو عمر نوح علیہ السلام عطا ہو جائے۔

واللہ شہد رجل منهم
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر
فنیہ وجہہ خیر من عمل احد
کم ولو عمر عمر نوح

صح الفوائد ج ۲۹۲ ج ۲ طبع بمصر

امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

جو شخص اقتداء کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرے کیونکہ یہ حضرات ساری امت سے زیادہ اپنے قلوب کے اعتبار سے پاک اور علم کے اعتبار سے گہرے اور تکلف دینا وٹ سے الگ اور عادات کے اعتبار سے معتدل

من کان متاسیاً فلیتأس یا صحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانہم ابرہۃ
الامۃ قلوبہا واعلمہا واولما تکلفا
واقومہا ہدیٰ واحسنہا حالاً اقوم
اختارہم اللہ بصحبۃ نبیہ واقامہ دینہ
فاعرفوا الہم فضلہم واتبعوا آثارہم

فانعم كانوا على الهدى المستقيم

شرح عقیدہ سفار بنی صفحہ ۲۸ ج ۲

اور حالات کے اعتبار سے بہتر ہیں یہ وہ قوم
ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور
دین کی اقامت کے لئے پسند فرمایا ہے تو تم اسے
کی قدر پہچاننا اور ان کے آثار کا اتباع کرو کیوں
کہ یہی لوگ مستقیم طریق پر ہیں۔

(۵)

اور ابو ذر غفاری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔

ان الله نظرت في قلوب العباد

فنظر قلب محمد صلى الله عليه

وسلم فبعثه برسالة ثم نظر

في قلوب العباد بعد قلب محمد

صلى الله عليه وسلم فوجد قلوب

اصحابه خير قلوب العباد فاخترهم

بصحبة نبينه ونصرة دينه

سفار بنی شرح الدرۃ المفیہ ص ۸ ج ۲

اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں کے دلوں پر

نظر ڈالی تو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب

قلوب میں بہتر پایا ان کو اپنی رسالت کے لئے

مقرر کر دیا۔ پھر قلب محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد دوسرے قلوب پر نظر فرمائی تو اصحاب

محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلوب کو دوسرے سب

بندوں کے قلوب سے بہتر پایا ان کو اپنے نبیؐ

کی صحبت اور دین کی نصرت کے لئے پسند کر لیا۔

(۶)

حضرت عریاض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

ان الله من يعش منكم فسيري

تم میں جو شخص میرے بعد رہے گا تو بہت

اختلاف کثیرا فعلیکم لبنتی و سنتہ
المخلفاء المراد شدین عضو علیہا
بالنواجز وایاکم و محمدات الامور
فان کل بدعة ضلالة

ارواه الامام احمد وابوداؤد والترمذی وابن
ماجرہ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وقال
ابو نعیم حدیث جید صحیح از سفارینی صفحہ ۲۸

اختلافات دیکھے گا تو تم لوگوں پر لازم ہے
کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت
کو اختیار کرو اس کو دانوں سے مضبوط
تھاموں اور نواجز و اعمال سے پہنیز کرو
کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کی طرح خلفاء راشدین
کی سنت کو بھی واجب الاتباع اور قتلوں سے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے اسی طرح دوسری متعدد
احادیث اور متحد و صحابہ کرام کے نام کے مسلمانوں کو ان کی اقتداء و اتباع اور ان سے ہدایت
حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ یہ روایات سب کتب حدیث میں موجود ہیں۔

قرآن و سنت میں مقام صحابہ کا خلاصہ

مذکورہ صد روایات قرآنی اور روایات حدیث میں یہی نہیں کہا صحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا اور ان کو رضوان الہی اور جنت کی یشارت دی گئی ہے
بلکہ امت کو ان کے ادب و احترام اور ان کے اقتداء کا حکم بھی دیا گیا ہے ان میں سے کسی کو برا
کہتے بہر سخت و عید بھی فرمائی ہے۔ ان کی محبت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان سے بغض
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض قرار دیا ہے۔ صحابہ کرام کا یہی وہ منصب اور درجہ ہے جس
کو زیر نظر مقالہ ”مدح صحابہ“ میں پیش کرنا ہے۔

مدح صحابہ اکابرین امت کے ارشادات کی روشنی میں

دنیا میں مذاہب کے احیاء اور بقاء کا بڑا ذریعہ علماء اور محدثین۔ فقہاء و مشائخ رہے ہیں۔ جن کی علمی و علمی زندگی دین کی صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ آج سب مذاہب کے مشاہیر اور ان کی کتب سماوی کی اصلیت کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ مگر دین اسلام کے لاکھوں علماء و محدثین مشائخ و حفاظ اسلام کی حقانیت کے شاہد عدل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام تو اترے صحابہ کرام کے ذریعہ ان کے مقدس واسطوں سے دیانت اور امانت سے ہم تک پہنچا ہے۔ صحابہ کرام کی ہی وہ عظیم جماعت ہے جن کے اوصاف اور مدح و ثنا قرآن کریم کے علاوہ تورات و انجیل میں ذکر کئے جا چکے ہیں۔ قرآن و سنت کے بعد صحابہ کرام کی جماعت ہی دین حق کی اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں جن پر مسلمانوں کا اجماعی اعتماد و اعتقاد رہا ہے۔ چنانچہ ہم مشاہیر ملت اور اکابرین امت کے چند بزرگوں کے اقوال و ارشاد پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین معلم، عظیم محسن اور کرہ ارض کے ایسے مجاہدین تھے جنہوں نے آنے والے مسلمانوں کے لئے دنیا کو فتح کر کے نبی کریم کی نیابت اور ان کی خلافت کا حق ادا کیا ہے۔

آج تفاسیر قرآن، احادیث نبویہ، فقہی مسائل کا ذخیرہ ان کے علمی کارناموں پر فخر کر رہا ہے۔ مصر، ہندو پاک، عرب و عجم شام و ایران اور دیگر اسلامی ممالک فتح و کامرانے کی یاد پیش کر رہے ہیں جن کو اکابرین اسلام فراج عتین پیش کرتے رہتے ہیں۔ مسلم قوم کا ہر فرد ان کا مشکور و ممنون ہے جن کا پاکیزہ ذکر اور مدح ثنائیاں کرتا ہر مومن پر فرض ہے

آئندہ صفحات میں ہوگا کہ علماء محدثین مشائخ

اس کی اہمیت کا اندازہ آپ کو
کی نگاہ میں ان کی کیا شان ہے

عدالت صحابہ پر اجماع امت

حدیث اور اصول حدیث کے امام ابن سراجؒ علوم حدیث میں تحریر

فرماتے ہیں۔

(۱)

تمام صحابہ کرام کی ایک خصوصیت ہے اور
وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کی عدالت
دفعہ متعلق ہونے کا سوال بھی نہیں کیا جا
سکتا۔ کیونکہ یہ ایک طے شدہ مسئلہ ہے قرآن
و سنت کی نقوص قطعا اور اجماع امت جن
لوگوں سے ثابت ہے حق تعالیٰ نے فرمایا
تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی
گئی ہے بعض علماء نے فرمایا کہ مفسرین حضرات
کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں آئی۔

لِلصَّحَابَةِ بِأَسْرِهِمْ خَصِيصَةٌ وَهِيَ أَنَّهُ
لَا يُسْأَلُ عَنْ عَدَالَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِلِ
ذَلِكَ أَمْرٌ مَفْرُوعٌ عَنْهُ لَكُمْ فَهُمْ
عَلَى الْإِطْلَاقِ مُقَدَّمِينَ بِمَنْ فِي الْكُتُبِ
وَالسُّنَنِ وَاجْتِمَاعِ يَسْتَدْبِرُ فِي الْإِجْمَاعِ
مِنْ الْأَمَةِ مَا لَمْ يَنْتَه خَيْرًا مِنْهُ
أُتُوْجِبَتْ لِلنَّاسِ قِيلَ اتَّفَقَ الْمُفَسِّرُونَ
عَلَى أَنَّهُ دَارِي فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثم سرد بعض النصوص
القرآنية والأحاديث كما ذكرنا سابقاً)

علوم الحدیث ص ۲۶۴

(۲)

فضیلت صحابہ کرام رض

حافظ ابن عبد البر نے مقدمہ استیعاب میں فرمایا:

فہم خیر القرون وخیر امة

اخرجت للناس ثبتت عدالتہم
شیخاۃ اللہ عزوجل علیہم وشار رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احد من
ارتضاه اللہ بصحبة نبیہ صلی اللہ علیہ

وسلم ونہرتہ ولا ترکیۃ نقص من

ذلک ولا تعدیل اکل منہا قال

تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین

معہ الآیۃ

الاستیعاب تحت الاصابہ (ج ۱)

یہ حضرات صحابہؓ ہر زمانے کے افراد سے
افضل ہیں اور وہ بہترین امت ہیں جسے اللہ
نے لوگوں کی ہدایت کیلئے پیدا فرمایا۔ ان سب
کی عدالت اس طرح ثابت ہے کہ اللہ نے بھی
ان کی تعریف و توصیف فرمائی اور رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ان لوگوں سے بڑھ
کر کون عاقل ہو سکتا ہے جنہیں اللہ نے اپنے
پسندیدہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور نصرت کے
لئے چن لیا ہو، کسی شخص کے حق میں عدالت
و ثقات کی کوئی اس شہادت سے بڑھ کر
نہیں ہو سکتی۔

صحابہؓ پر تنقید کرنے والے مومن نہیں ہو سکتے

(۲)

امام احمدؒ کا اپنا ایک رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت منقول ہے اس میں فرمایا

لا يجوز لاحد ان يذكر شيئا من

مساویرہم ولا ان يطلع علی احد منهم

بعیب ولا نقص فمن فعل ذلک وجب

کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کی
کوئی برائی ذکر کرے، اور ان پر کسی عیب
یا نقص کا الزام لگائے جو شخص ایسا کرے

تأديبه وقال الميموني سمعت احمد
يقول ما لعمري وطعانية لنسأل الله
العافية وقال في يا ابا الحسن

احدا يذكرا صحاب رسول الله
صل الله عليه وسلم بسوء فاتهمة
على الاسلام

ذکر ابن تیمیہ فی تصادم المسلول

امام نوویؒ نے اپنی کتاب تقریب میں فرمایا۔

الصحابۃ كلهم عدول من لا یس
الفتن وغیرہم باجماع من یعتقد
به

صحابہ سب کے سب عدل ہیں جو اختلاف
کے فتنہ میں مبتلا ہوئے وہ بھی اور دوسرے
بھی۔

علامہ سیوطیؒ نے اسی تقریب کی شریعت تدریب الراوی میں پہلے اس کے ثبوت میں
وہ آیات قرآنی اور روایات حدیث لکھی ہیں جن کا ایک حصہ اوپر لکھا جا چکا ہے پھر فرمایا
ان سب حضرات کا تعیل و تنقید سے بالاتر ہونا اس وجہ سے ہے کہ یہ حضرات
حامدان شریعت ہیں اگر ان کی عدالت مشکوک ہو جائے تو شریعت محمدیہ صریحاً حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی تک محدود ہو کر رہ جائے گی۔ قیامت تک آنے والی نسلوں
اور دور دراز کے ملکوں اور خطوں میں عام نہیں ہو سکتی (اس کے بعد جن بعض لوگوں نے اس
مسئلہ میں کچھ اختلافی پہلو لکھا ہے ان پر رد کر کے آخر میں فرمایا

عدالت کا تمام صحابہ کرام میں عام ہونا ہی

والقول بالتعمیم هو الذی

اس کی تادیب واجب ہے اور میمیونیؒ فرماتے
ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کو فرطے ہوئے سنا
کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ حضرت صحابہؓ
کی برائی کرتے ہیں۔ ہم اللہ سے عافیت کے
طلب کار ہیں۔ اور پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تم کسی
شخص کو دیکھو کہ وہ صحابہؓ کا ذکر برائی کے
ساتھ مکر رہا ہے اس کے اسلام کو مشکوک سمجھو

شرح بہ الجمہور وهو المعتبر

تدریب الراوی ص ۳۰۰

جمہور کا قول ہے اور وہی معتبر ہے۔

واعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ
تذکیۃ جمیع الصحابۃ ووجودیابیات
العدالۃ لکل متہم والکف عن الطعن
فیہم والثناء علیہم کما اثنی اللہ
سبحانہ وتعالیٰ علیہم ثم سرد الایات
والروایات اللنی صرت

سایرہ ص ۱۴۲ طبع دیوبند

علامہ کمال ابن ہمام رح نے عقائد اسلام پر اپنی جامع کتاب مسایرہ میں لکھا ہے :-
عقیدہ اہل سنت والجماعت کا تمام صحابہ کا
تذکیہ یعنی گناہوں سے پاک بیان کرنا ہے اس
طرح کہ ان سب کے عدول ہونے کو ثابت کیا
جائے اور ان پر کسی قسم کا طعن کرنے سے
پرہیز کیا جائے اور ان کی مدح و ثنا کی جائے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح فرمائی
ہے (پھر ابن ہمام نے وہ آیات و روایات
نقل کی ہیں جو اوپر گزر چکی ہیں

عقائد اہل سنت

حافظ ابن تیمیہ نے شرح عقیدہ واسطیہ میں فرمایا :-

ومن اصول اہل السنۃ والجماعۃ
سلامۃ قلوبہم والسنۃ لاصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما و
صفہم اللہ تعالیٰ فی قولہ تعالیٰ والذین
جاؤ امن بعدہم الا یہ شرح عقیدہ واسطیہ طبع

اہل سنت کے اصول عقائد میں یہ بات
بھی داخل ہے کہ وہ اپنے دلوں اور زبانوں
کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے معاملے میں صاف رکھتے ہیں جیسا
کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا
ہے کہ والذین جاؤ امن بعدہم الخ

صحابہ کا تذکرہ خیر کے ساتھ کیا جائے

عقائد کی مشہور دہی کتاب عقائد نسفیہ میں ہے۔

یعنی اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا ذکر بحسب زخیر اور بھلائی کے نہ کرے۔

وکیف عن ذکر الصحابة
الابحیر

اسی طرح عقائد اسلامیہ کی معروف کتاب شرح مواقف میں سید شریف جرجانی

نے مقصد سابع میں لکھا ہے۔

المقصد السابع انه يجب تعظیم

الصحابة كلهم والكف عن القدام

فيهم لان الله عظیم واثني عليهم في

غير موضع من كتابه ثم ذكر الآيات

المنزلة في الباب ثم قال والرسول صلى

الله عليه وسلم قد احبهم واثني عليهم

في الاحاديث الكثيرة.

تمام صحابہؓ کی تعظیم اور ان پر اعتراض سے

بچنا واجب ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ عظیم

ہے اور اس نے ان حضرات پر اپنی کتاب کے

بہت سے مقامات میں مدح و ثناء فرمائی

ہے اس طرح کی آیات نقل کر کے لکھتے ہیں،

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات

سے محبت فرماتے تھے اور آپؐ نے بہت سی

احادیث میں ان پر ثناء فرمائی ہے۔

مدح صحابہ میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہدی
کے ایمان افروز مکتوبات
علماء کرام کو متوجہ فرماتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات دفتر اول صفحہ نمبر ۴۴۳ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے اصحاب کو گالیاں
دی جائیں تو عالم کو چاہئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ پھر جس نے ایسا نہ کیا۔ اس پر اللہ اور فرشتوں
اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہ کرے گا۔

(مکتوب ۱۲۵۱)

مکتوبات دفتر اول صفحہ ۴۴۹ فرماتے ہیں طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

من سب اصحابی فعليه لعنة الله
والملكه والناس اجمعين۔
جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس
پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں
کی لعنت

شیخین و ختنین کی فضیلت امام ربانی قدس سرہ
کے ارشادات کی روشنی میں

فرماتے ہیں۔

اے ثنانت و سجاہت کے نشان اے شیخین کی فضیلت اور ختنین کی حجت

اہلسنت والجماعت کی علامتوں میں سے ہے یعنی شیخین کی فضیلت جب ختین کی محبت کے ساتھ جمع ہو جائے یہ شیخین کی فضیلت صحابہ اور تابعین کے اجماع سے ہو چکی ہے اور شیخ ابوالحسن اشعریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی فضیلت باقی امت پر قطعی ہے اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت تو اتر سے ثابت ہے۔

(مکتوبات دفتر دوم صفحہ ۸۵)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے ایک مکتوب نمبر ۳۶ دفتر دوم صفحہ ۸۵/۸۶ پر اہلسنت والجماعت کے عقائد بیان فرماتے ہیں۔

پس حضرت امیر رضی اللہ عنہ حضرت علیؓ کی محبت اہلسنت والجماعت کی شرط ہے اور جو شخص یہ محبت نہیں رکھتا اہلسنت سے خارج ہے اس کا نام خارجی ہے اور جس شخص نے حضرت امیرؓ کی محبت میں افراط کی طرف کو اختیار کیا اور جس قدر کہ محبت مناسب ہے اس سے زیادہ ان سے وقوع میں آئی ہے وہ محبت میں غلو کرتا ہے اور حضرت نبی کریمؐ کے اصحاب کو سب لعن کرتا ہے اور صحابہ اور تابعین کے اور صالحین کے طریق کے برخلاف چلتا ہے وہ رافضی ہے۔

پس حضرت امیر المومنین کی محبت میں افراط و تفریط کے درمیان جن کو رافضیوں اور خارجیوں نے اختیار کیا ہے اہل سنت والجماعت اعتدال پر ہیں۔ اور شک نہیں ہے کہ حق وسط میں ہی ہے۔ اور افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں۔

چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ تجو میں حضرت عیسیٰؑ کے مشابہت ہے جس کو یہودیوں نے یہاں تک دشمن سمجھا کہ اس کی ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ

تے اس قدر دوست رکھا اور اس کو اس مرتبہ پر لے گئے جس کے وہ لائق نہیں تھا۔ یعنی ابن اللہ کہا۔ پس حضرت علیؑ نے فرمایا کہ دو شخص میرے حق میں ہلاک ہوں گے۔ ایک وہ جو میری محبت میں افراط کرے گا۔ اور جو کچھ مجھ میں نہیں وہ میرے لئے ثابت کرے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو میرے ساتھ دشمنی کرے گا۔ اور عداوت سے مجھ پر بہتان لگائے گا۔

پس خارجیوں کا حال یہودیوں کے حال کے موافق ہے اور رافضیوں کا حال نصاریٰ کے حال کے موافق کہ دونوں وسط سے برطرف جا پڑے وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہلسنت والجماعت کو حضرت علیؑ کے محبتوں سے نہیں جانتا اور حضرت امیرؓ محبت کو رافضیوں سے محبتوں کرتا ہے حضرت علیؑ کی محبت رفعت نہیں ہے بلکہ خلفائے ثلاثہ سے تبرا اور بیزاری رفعت ہے اور اصحاب کرام سے بیزار ہونا مذکور احادیث کے لائق ہے۔

اصحاب رسول پر تنقید کیوں؟

دنیا میں کسی دین اور شریعت میں ہی نہیں بلکہ عام معاشرتی زندگی میں الزام تراشی دشنام درازی ایک مذموم حرکت ہے جسے کوئی شریف آدمی پسند نہیں کرتا مگر اس کی مذمت اور زیادہ کرنا پڑتی ہے جب یہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء کیساتھ کیا جائے اور عبادت اور کمال کچھا جائے خواہ وہ جملہ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین عشرہ مبشرہ ائمہ بدو ائمہ پر کیا جائے یا حضرت علیؑ یا حضرت حسنؑ و حسینؑ یا عبداللہ زبیرؓ کا نام لے کر کیا جائے ان کی بنیاد ہی صحابہ دشمنی ہے ایک گروہ تاریخ اور تحقیق کے نام پر ہر روز ایک نیا اثنا و منہ کر کے حرام کو صحابہ کرامؓ اور اہلبیتؑ رسولؐ سے بدلتی اور بدگمان کر رہا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت آج بھی قدر مظلوم ہے ایسی مظلوم کبھی نہیں رہی کہ

صحابہ کرام کے بچے ہاں نشانہ شیعہ اور امام لیوا تو آرام کی خند سوتے رہے ہیں اور دشمن صحابہ شیعہ
 غلام مارے رہے ہیں! اہلسنت والجماعت کو باخبر ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کے
 دشمن مسیحی شیعہ و زہد ستم کرتے رہتے ہیں اور اہلسنت رسول اور صحابہ ثلاثہ حضرت
 علیؓ کے خلاف کلمے مخالف بلوائی شام و مصر کلمہ کے ذریعہ قاری کے ذہنی سکھ پر دے دیتے
 تھے اور چاہتے رہے ہیں کہ کس قدر شرم اور غیرت کی بات ہے کہ یہ لوگ کسی غیر مسلم کے سامنے تو اپنی
 توبہ اور تہمت پیش نہیں کر سکتے اور صحابہ کرام پر حملہ آور ہو کر اسلام کے اولین رہنما اور رہبر حضور
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھ کے تارے اور چمکتے ستاروں سے اسلام کا انتقام لے رہے ہیں۔
 اس کی مثال سوائے یہودیوں کے کسی مذہب میں نہیں ملتی کہ یہ لوگ اپنے بزرگوں کے بدترین دشمن
 اور بد فاقات حضرت کے دیگ رہے ہیں! شیخ الاسلام نے اپنی اقدار کی پامالی رہا ہے! اللہ بواحترام
 سے کہوں دوں یہ ہے کہ چونکہ جنہ صحابہ کرام کی عدالت و امانت عظمت و شرافت کی گواہی خدا
 نے دی ہے اب جو لوگ اس کے برعکس عقیدت اور عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کا
 مقابلہ کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اہلسنت والجماعت کی ترجمانی فرماتے ہیں۔

اہلسنت ان ردافنس کے طریقے سے برأت کرتے ہیں جو صحابہ سے بعض رکھتے ہیں
 اور انہیں بڑھتے ہیں اسی طرح ان تاجیوں (فارسی) کے طریقوں سے بھی برأت کرتے ہیں جو
 اہل بیت کو اپنی باتوں سے نہ کہ عمل سے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اور صحابہ کے درمیان جو اختلاف
 ہوئے ان کے بارے میں اہلسنت سکوت اختیار کرتے ہیں (ترجمہ شرح واسطیہ

حضرات صحابہ کرام کے درجات حفظ مراتب کے لحاظ

مسلمانان اہلسنت والجماعت اپنے مسلک حق کی روشنی میں جملہ صحابہ کرامؓ کا ادب و احترام کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اور ان حضرات کی تنقید و تحقیر اور تنقیص کو مذموم سمجھتے ہیں اور جو لوگ ان کو نشانہ ستم بناتے ہیں ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنے لوگ خواہ خلفاء ثلاثہ کے مخالفین ہوں یا حضرات اصحاب ثلاثہ حضرت علیؓ، حسنؓ، حسینؓ کے مخالفین تاریخ و تحقیق کی آڑ میں حملہ آور ہوں یا کس اور طرح کیوں کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اصحاب رسول کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنا ہی اسلامی روایات کے مطابق ہے۔ قرآن و سنت کے مقابلہ پر تاریخ و تحقیق کی حیثیت کو کوئی دینی اہمیت حاصل نہیں بلکہ تاریخ و تحقیق کی آڑ میں ان حضرات پر انام تراشی کرنے والوں کی تاریخ و تحقیق کی ضرورت ہے کہ پوری کوشش سے چھان بین کی جائے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اور ان کا رابطہ کن عناصر سے ہے۔ یہودیوں، کیولنسٹ یا قادیانی گروہ کے آلہ کار ہیں؟ یا متکبرین حدیث کے رہنما کا حاصل تحقیق اور ریسرچ تاریخ کی روشنی میں ان لوگوں کی کی جائے نہ کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ وہ حضرات تنقید سے بالاتر ہیں۔ ان کے درجات علماء اہلسنت والجماعت نے حفظ مراتب کے لحاظ سے اس ترتیب سے ذکر کئے ہیں۔

(۱) خلفاء راشدین (۲) اصحاب عشرہ مبشرہ (۳) اصحاب مبدر بعض کے نزدیک اہلبیت رسول (۴) بیعت رضوان و اصحاب اعدا اور اس کے بعد عام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ چنانچہ ہم مسلمانان اہلسنت کی معلومات اور خیر و برکت کے حصول کے لئے ان مقدس حضرات کا مختصر تذکرہ اس موقع پر ذکر کرنا انتہائی ضروری اور اہم سمجھتے ہیں تاکہ مسلمانان اسماء گرامی کو اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھ سکیں۔ ان اسماء کے ذکر سے کمروں میں خیر و برکت

اور دین و ایمان میں رونق پیدا ہوگی۔ اور یقین میں جرات و شجاعت، شرافت، اخوت و محبت کا جذبہ پیدا ہوگا۔

تذکرہ جانشین سید المرسلین خاتم النبیین

یعنی
خلفاء راشدین رضی

رب العالمین نے جس طرح پوری کائنات میں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرما کر جملہ انبیاء کرام میں امتیازی اور بے مثل شان آپ کو عطا فرمائی اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کو عظیم جانشین عطا فرمائے جنہوں نے شریعت اسلامیہ کی عظمت و شوکت کا ڈنکا بجا کر پورے عالم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مبارک مقصد پورا فرمایا جن کی خلافت، نیابت صداقت و شجاعت کی گواہی آپوں اور غیر وہ سب نے دی ان کے ذریعہ کارنامے چاند سورج سے زیادہ درخشاں و روشن ہیں۔ چنانچہ ہم اجمال تذکرہ ان جانشینوں کا کرتے ہیں جو مسلمانوں کے لئے قابل فخر ہیں جن کی بہادری شجاعت بے مثل اور آپس میں اخوت و محبت لا جواب باہم شیر و شکر بن کر رہے۔ خلافت میں وزارت میں مشاورت میں معاونت میں پیش پیش نظر آتے ہیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

صدیق رضا علی حسن کمال محمد است

فاروق اظہار و جاہ جمال محمد است

عثمان ضیاء شمع جمال محمد است

حیدر بہار باغ خصال محمد است

راشدین

سشانِ خلفاء

عرباض بن ساریہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں
آپ نے فرمایا میری سنت اور خلفاء راشدین
ہدایت یافتہ کی سنت کو لازم پکڑو اور مضبوطی
سے قابو رکھو۔

عن عرباض بن ساریہ مرفوعاً
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الراشدون ائمة من عترة عليهما
يا مخلصين (ابن ماجه - احمد)

حذیفہؓ اور ابن مسعودؓ روایت کرتے
ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے بعد والے ابوبکر اور عمرؓ کی اقتدا کرو۔

عن حذيفة بن اسيد وابن مسعود قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اقتدوا بالذين من بعدي ابوبكر وعمر
عمر وواها (الترمذي والحاكم)

صحیح حدیث شریف میں وارد ہے:

ابوبکر و عمرؓ کی محبت ایمان ہے اور ان کا
بغض کفر ہے۔

حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضهما
کفر۔

میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں جن کی
اقتدا کرو گے راہ پاؤ گے۔

اصحابی كالنجوم بايهم اقتديتم
اهتديتم (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خير القرون قرنی (الحديث)

سب سے بہترین دور میرا دور ہے۔

اہلسنت کا اجماعی عقیدہ

علامہ سفارینی نے اپنی کتاب الدرۃ المفیئۃ اور اس کی شرح جو سلف صالحین کے عقائد پر تصنیف فرمائی ہے اور لوامح الاثوار البہیہ شرح الدرۃ المفیئۃ کے نام سے شائع ہوئی اس میں فرماتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ تمام صحابہؓ کو پاک صاف سمجھے، ان کے لئے عدالت ثابت کرے ان پر اعتراضات کرنے سے بچے، اور ان کی مدح و توصیف کرے، اس لئے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز کی متعدد آیات میں ان کی مدح و ثنا کی ہے، اس کے علاوہ اگر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کی فضیلت میں کوئی بات منقول نہ ہوتی تب بھی ان کے عدالت پر یقین اور پاکیزگی کا اعتقاد رکھنا اور اس بات پر ایمان رکھنا ضروری ہوتا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری امت کے افضل ترین افراد میں اس لئے کہ ان کے تمام حالات اسی کے مقتضی تھے انہوں

والذین اجمع علیہ العمل السنة والجماعة
انہ یجب علی کل احد تکیۃ جمیع الصحابة
باثبات العدالة لہم والکف عن الطعن فیہم
والثناء علیہم فقد اثن الله سبحانه علیہم
فی عدة آیات من کتابہ العزیز علی اللہ لولہ
عن اللہ لا عن رسولہ فیہم شیئ لا وجبت
الحل اللی کا لوز علیہا من الهجرة والجهاد
ونصرة الدين وبذل الملیح والاموال وقول
الاباء والادب والمناسحة فی الدین وقوة الايمان
والیقین القطع بتعدیلہم والاعتقاد لفضلتهم
وانہم افضل جمیع الامۃ بعد نبیہم
هذا مذهب كافة الامۃ ومن علیہ المعول
من الائمة

نے ہجرت کی، جہاد کیا، دین کی نصرت میں اپنی
جان و مال کو قربان کیا، اپنے باپ بیٹوں
کی قربانی پیش کی، اور دین کے معاملے میں
باہمی خیر خواہی اور ایمان و یقین کا اعلیٰ
مرتبہ حاصل کیا۔

حضرت امام ابو زرعهؒ استاد امام مسلمؒ کا ارشاد گرامی

اسی کتاب میں امام ابو زرعهؒ عریقی جو امام مسلم کے بڑے اساتذہ میں سے ہیں ان
کا یہ قول نقل کیا ہے۔

جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابیہ
کرامؓ میں سے کسی کی سبھی تنقیص کر رہا ہے
تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔ اس لئے کہ
قرآن حق ہے، رسول حق ہیں جو تعلیمات
آپؐ لے کر آئے وہ حق ہیں، اور یہ سب
چیزیں ہم تک پہنچانے والے صحابیہ کے
سوا کوئی نہیں تو جو شخص ان کو مجروح
کرتا ہے، وہ کتاب و سنت کو باطل کرنا
چاہتا ہے لہذا خود اس کو مجروح کرنا

اذا رايت الرجل ينقص احداً
من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما علم انه زنديق وذالك ان القرآن
حق والرسول حق وما جاء به حق وما
ادى ذلك الا لئلا يصحابة فمن جهم
انما اراد الباطل، الكتاب والسنة فيكون
المجرم به اليق والحكم عليه بالزندقة
والضلال المتوهم واحق عمر ۳۸۹
۳۲

زیادہ مناسب ہے اور اس پر گمراہی
اور زندگی کا حکم لگانا زیادہ قرین حق
والنصاف ہے۔

اسی کتاب میں حافظ حدیث ابن حزم اندلسی سے اس مسئلہ میں یہ قول نقل

کیا ہے۔۔

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ
قطعی طور پر اہل جنت میں سے ہیں (دلیل
یہ ہے کہ) باری تعالیٰ فرماتے ہیں "تم میں سے
جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ
میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بعد
کے لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے، وہ لوگ
درجہ کے اعتبار سے ان لوگوں کے مقابلہ
میں عظیم تر ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد
اتفاق اور قتال کیا اور اللہ نے اچھائی
(جنت) کا وعدہ بھی سے کیا ہے" اور
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ وہ لوگ
جن کے لئے ہمارا اچھائی (جنت) کا وعدہ
پہلے سے آچکا ہے۔ وہ دوزخ سے دور
رکھے جائیں گے۔

قال ابن حزم الصحابة كلهم
من اهل الجنة قطعاً قال تعالى الا
يستري منكم من انفق من قبل الفتح
وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين
انفقوا من بعد وقاتلوا وكلا وعد الله
الحسين) وقال تعالى (ان الذين سبق
لهم منا الحسن اولئك عندها

معدون صد ۳۸۹

چار یارِ مصطفیٰ اہل یقین

از قلم شیخ الاسلام قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس

شہسوارانِ جہاں سردارِ دین	چار یارِ مصطفیٰ اصل یقین
اولاً ابوبکر صدیقؓ اہلِ دین	دوسرے عادل عمرؓ والا یقین
تیسرے عثمانؓ باحلم و حب	چوتھے ہیں حضرت علیؓ شیر خدا
اور سب اصحابِ ان کے ذی علوم	ہیں ہدایت کے فلک پر وہ نجوم
صدق و عدل و شجاعت اور حیا	ہے انہی چاروں سے دین کا ارتقا
ان سے راضی ہے خدائے دوسرا	اور خوش ہیں ان سے حضرت مصطفیٰ
تو بھی جان و دل سے امداد اب	رہ خدا ان پر سدا ہر روز و شب

جو کوئی بد اعتقاد ان سے ہوا

ہے وہ سرد و جناب کبریا

جانشین خاتم النبیین قاتل المرتدین امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بعد اسلام میں سب سے عظیم شخصیت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ہے۔ آپ اولین مسلمان ہیں اور آپ کی وجہ سے بکثرت لوگ مسلمان ہوئے۔ آپ نے غلاموں کو آزاد کرایا جو مسلمان ہونے کے جرم میں صعوبتیں برداشت کرتے کرتے نڈھال ہو چکے تھے۔ یہ آپ ہی کی ذات گرامی تھی جنہوں نے سب کچھ اشاعت دین اسلام اور حضور اکرمؐ کے اشارے پر اپنا اثاثہ بارگاہ نبوت میں پیش کر دیا۔ آپ ہی کی وہ باکمال ہستی ہے جنہوں نے حضور اکرمؐ کے ہر حکم پر سب مسلمانوں نے سبقت فرمائی۔ قرآن کریم میں آپ کی شان مبارک میں لا تحزن ان اللہ معنا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک کیساتھ جس ذات گرامی کا ذکر کیا ہے وہ آپ ہی کی عظیم و محسن شخصیت ہے۔ آپ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے کہ اَنْتَ سَاحِبِیْ فِی الْاَنْبَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ تَمَّ غَارِہِیْ مِیْرَہِ
رفیق تھے اور حوض کوثر پر میرے رفیق ہو گئے۔ مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری

حدیث ترمذی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنْتَ یَا اَبَا بکرٍ اَوَّلُ
مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ ابو بکرؓ امت محمدیہ میں تم وہ شخص ہو جو جنت میں سب سے
پہلے داخل ہو گے۔ آپ کی شان میں سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں۔ ابو بکر سیدنا رَضِیُوْنَا
وَاحِبٌ اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابو بکر صدیقؓ ہم سب کے سردار اور ہم
سب سے بہتر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ پیارے تھے۔

(تاریخ الخلفاء بحوالہ مشکوٰۃ)

جانشین، رسول :- ارشاد نبوی کی روشنی میں۔

سیدنا جبرین معلّمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک عورت آئی اور نبی کریمؐ سے کسی معاملے میں گفتگو کر کے جانے لگی پھر اس نے غرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ انتقال فرما گئے تو
کس کے پاس جاؤں۔ آپ نے فرمایا فان لم تجدنی فانی ابوبکرؓ اگر تو مجھے نہ پائے تو
ابوبکر صدیقؓ کے پاس آنا مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری

مسند احمد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۰ پر شیخین کی شان میں ارشاد نبوی ہے کہ

ابو بکر و عمر اہل جنت کے

ادھیرے اور فوج والوں کے سولے، انبیاء اور رسولوں کے سردار ہیں۔

جامع ترمذی ج ۲ صفحہ ۲۲۹

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: مَا تَقَعْنِیْ مَالِ ابِیْ بکرٍ۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع

نہیں دیا جتنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ آپ کی شان میں کثرت سے احادیث بنوی طئی ہیں مگر ہم نے چند پر اکتفا کیا ہے آپ کی ہی باعزم اور جبری ذات والا صفات تھی کہ فتنہ ارتداد کی بیخ کنی فرمائی اور مسلمانوں کے لئے ایک عظیم مثال قائم کر دی کہ منکرین نبوت اور مدعی نبوت کا واحد علاج شریعت اسلامیہ میں قتل ہی ہے۔ آپ کی ذات گرامی بلا اختلاف مسلمہ شخصیت تھی جو جانشین رسول کو ملانے کی مستحق تھی یہی وجہ ہے کہ تمام امت کے افضل ترین طبقہ نے آپ کو خلیفہ اول منتخب کیا آپ کو اللہ نے بہت سی فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جو آپ کو تمام صحابہ میں ممتاز کر دیتی ہیں۔ آپ کی خلافت ۲ سال ۳ ماہ دس دن تک رہی جو تاریخ اسلام کا مثالی اور نادرین دور ہے۔

جانشین سید المرسلین اشد علی المشرکین امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد دینائے اسلام کی عظیم و محسن شخصیت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے آپ کو خود رسالت مآیستے بارگاہِ خداوندی سے طلب کیا تھا۔ دیگر صحابہ گویا مرید تھے مگر آپ کی ذات گرامی مراد تھی آپ کا دور خلافت، حکومت، نظامت اور فتوحات میں نمایاں مقام رکھتا ہے آپ کے رعب و دبدبہ سے ایوان کفر ہمیشہ لرزاں برآمدام رہا ہے۔ روم و فارس آپ کے ہمیشہ مہزون و شکور رہیں گے کہ ان کو فتح کر کے حلقہ بگوش اسلام کیا اور یہودیت و مجوسیت کو نیست و نابود کیا۔ بارگاہ نبوت میں آپ کو عظیم مقام حاصل رہا۔ اصحاب رسول میں آپ کو جلالہ

اصحاب کا اعتماد حاصل رہا۔ جامعہ شرمسری جلد ۲ صفحہ ۳۱

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وزیر ارف من اهل الارض ابو بکر و عمر۔ زمین والوں میں میرے وزیر ابو بکر و عمر ہیں۔

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سیدنا عمرؓ سے فرمایا وَالَّذِي بَعَثَ مَعَكَ الشَّيْطَانَ سَالِكًا فَجَاءَ دَهًا الْأَمْلَکَ فَجَاءَ غَيْرَ فَجَحٍ تَرَاهُ فِي قَسَمِ تَهَارِے رَاسَتَہ میں شیطان ہرگز ہرگز نہ چلے گا۔ بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔ (مشکوٰۃ)

آپ کے بارے میں سیدنا صدیق اکبر ارشاد فرماتے ہیں۔ اَعْلٰی ظَمَرَا لَارِضَ رَجُلٍ اٰتٰی اَمِّنْ عُمَرُوْی رُوْنِیْ زَمِیْنِ یَرْجِعْہُ عَمْرُوْی بَیْطَہ کَر کُوْنِیْ شَخْصٌ یَّیَارِ اَمْنِیْنِ۔ (تاریخ الخلفاء امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں۔ اَنَا بَرِیْ مَعَنْ ذِکْرَا بَا بَکْرُوْی عَمْرُوْی اِلَّا بِخَیْرٍ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ابو بکر و عمرؓ کو نیکی سے یاد نہ کرے۔ محدثین اور علماء اسلام نے آپ کی ذات گرامی کے متعلق بہت سی روایات و حکایات بیان فرمائی ہیں جو احادیث اور تواریخ و سیرت کسی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ یہاں ان کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کی ذات سے کسی مسلمان کو کوئی اختلاف نہیں آپ کی جلال و عظمت کی ہیبت سے ابھی تک شرکین و منافقین لرزاں و ترساں ہیں آپ ملت اسلامیہ کے دوسرے خلیفہ راشدین۔ آپ کا دور خلافت ۱۰ سال ۵ ماہ ۴ دن ہے۔ جو تاریخ کا عظیم و اہم روشن زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔

جانشینِ رحمتہ للعالمین جامع القرآن مجسمہ حیا و ایمان حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفانؓ

دین اسلام میں شہادت کا ایک عظیم مقام ہے اور اگر ایک عظیم صحابی رسول ہی نہیں بلکہ داماد رسول خلیفہ راشد شہید مظلوم جامع القرآن مجسمہ حیا و ایمان ذوالنورین جیسی فضیلت یافتہ شخصیت کا ذکر کیا جائے تو مسلمانوں کی حمیت اور غیرت میں جوش پیدا ہونا ایک یابی اور روحانی عمل ہے۔

حضرت عثمان غنی کی شہادت بھی بے مثل ہے اور ان کی شہادت بھی آپ نبی کریم کے انتہائی قریبی عزیز ہونے کے علاوہ رسول پاک کی دو صاحبزادیوں کے شوہر بھی ہیں۔ پوری امت میں یہ مقام صرف آپ کو ہی حاصل ہے اسی لئے ذوالنورین کے نام سے یاد کئے جلاتے ہیں خدمت قرآن اور کلام اللہ کو یکجا کر کے دنیا میں اشاعت قرآن آپ کے زمانہ مہمانت میں ہوئی۔ آپ کی طبیعت میں شرم و حیا کا غلبہ بہت زیادہ تھا اور تحمل و رقیق القلب خلیق و ملتاری آپ کی طبیعت میں بہت زیادہ تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ کیا میں ایسے شخص سے (یعنی حضرت عثمان سے) حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ و ترمذی: آپ کی شہادت کی بشارت حضور اکرم نے فرمادی تھی ساتھ ہی آپ کا مظلوم ہونا بھی فرمادیا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قتلے کا ذکر فرمایا یقتل هذا فیہا مظلوم العثمان رضی اللہ عنہ میں عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہو کر شہید ہوں گے۔ (سنن ترمذی)

امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے

من ثبوا من دین عثمان وفقدت تبر من الايمان حسین نے دین عثمان رضی

سے بیزاری کا اظہار کیا وہ ایمان سے بیزار رہا۔ رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۹۹۔

بیعت رضوان کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے واپسے دست مبارک

کو فرمایا ہذا ید عثمان۔ یعنی حضرت عثمان کا ہاتھ، اور دوسرا ہاتھ مار کر فرمایا ہذا ید عثمان

یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ سید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عہد میں سب سے افضل ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو بتلایا کرتے تھے۔ آپ کی مدت خلافت ۱۲ سال

۱۱ دن ہے (سلامہ سیوطی بحوالہ بخاری شریف)۔

جائزین شفیع المذنبین واطح الخوارج والمنافقین حضرت

امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

مسلمان کے چوتھے خلیفہ راشد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چارادبھائی اور جگہ

گوشہ رسول سیدہ فاطمہ زہراؓ کے شوہر فاتح خیبر شیر صدیق اکبرؓ و فاروق و عثمان غنیؓ

آپ انتہائی ذہین و فہیم بہادر و جبری عظیم صحابی رسول ہیں آپ کو سند خلافت ایسے

وقت ملی جب سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت کی وجہ سے اسلامی شیرازہ منتشر کرنے کے

لئے باراتی و فساد کی اپنی ناپاک سرگرمیوں میں خفیہ طور پر لگے ہوئے تھے یہی وجہ ہے کہ

آپ کے دور خلافت میں کوئی نیا ملک فتح نہیں ہو سکا بلکہ یہ آپ ہی کا دم خم اور وجود

مسعود تھا جو اس نازک دور میں خلافت کی اہم ذمہ داریاں پوری کر سکتا تھا۔ آپ

کے علاوہ کوئی رجل رشید نظر نہیں آتا۔ یہ مدینہ پاک کے اصحاب رسول کا جذبہ اسلام تھا کہ آپ کو خلافت کا ذمہ داری کے لئے منتخب کر لیا۔ آپ اپنے دور خلافت میں خلافت راشدہ کے صحیح حقدار تھے اہلسنت والجماعت کا آپ کی خلافت پر اتفاق ہے۔ آپ نے روافض اور خوارج کی بیخ کنی فرمائی اور سیدنا ابوبکرؓ، ثاروقیؓ، اسلمؓ، عثمانؓ، عقیؓ بنوفؓ، عقیؓ بنوفؓ پیش کرتے رہے آپ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي**۔ تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی شرکت تھی۔ مگر فرق یہ ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (مشکوٰۃ شریف)

مشکوٰۃ متفق علیہ باب مناقب علی بن ابی طالب میں ہے کہ: آپ نے فرمایا کہ مجھے اس خوات کی قسم ہے جس نے آج اور بنائے ہوئے کو پیدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بطور عہد فرمایا کہ تم سے نہیں محبت کرے گا مگر مومن اور میں بعض رکھے گا مگر منافق۔ سیدنا ثاروقی اعظم کا قول ہے علیؓ اقضانا۔ علیؓ ہم سے بڑھ کر قاضی (جج) ہیں۔ سیدہ طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہ ام المومنین فرماتی ہیں۔ **أَمَّا آتِةٌ أَسْلَمَ مِنْ بَقِيَّةِ السَّنَةِ**۔ اب علیؓ سے بڑھ کر سنت کا کوئی عالم باقی نہیں رہا (اسد الغابہ مشکوٰۃ و ترمذی)

آپ کے دور خلافت میں ۳۴ھ میں خرقہ نوارچ پیدا ہوا۔ ان سے آپ کی جنگ ہوئی ان کا قلعے فتح آپ ہی نے فرمایا۔ آپ کا دور خلافت ۴۰ سال ۹ ماہ رہا آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ سیدنا حضرت حسنؓ ۶ ماہ تک خلیفہ رہے اس کے بعد آپ سے سیدنا امیر حارثؓ نے صلح کر کے خلافت کا نظام ان کے حوالے فرما دیا۔

اصحاب بدر رضی

اسماء البدریین سے مراد ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اسلام میں غزوات کی کافی تعداد ہے مگر ان میں سے غزوہ بدر کو حق تعالیٰ نے خصوصی شرف بخشا ہے اس میں شریک ہونے والوں کے مخصوص فضائل ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں، احادیث صحیحہ میں ان فضائل کی تفصیل موجود ہے۔ شرکاء بدر کی مقدس ہستیوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا مقام ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ان حضرات کے نام پڑھ کر جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے علماء و صلحاء میں زمانہ دراز سے مصائب، حوادث، امراض و آفات سے نجات حاصل کرنے کیلئے مجرب مانا گیا ہے۔ علامہ دوانیؒ نے فرمایا کہ ہم نے مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ بخاری میں حضرات بدریین کے نام ذکر کرنے کے وقت جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ بارہا اس کا تجربہ کیا گیا ہے (ذکر قاتی شیعہ مواہب ص ۴۹)۔

اسی لئے بعض علماء نے اسماء بدریین کو مستقل رسالوں کی صورت میں بھی شائع فرما دیا ہے لیکن ان کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اول تو ان میں تضاد بہت ہے دوسرے حدیث کی جس کتاب سے لیا گیا ہے اس کا حوالہ درج نہیں اس لئے ۱۳۵۵ھ میں سیدی حکیم الامت تھانوی قدس سرہ نے احقر کو ام فرمایا کہ مستند کتب حدیث کے حوالوں کے ساتھ ان اسماء کو از سر نو مدون کیا جائے، احقر نے تعمیل ارشاد کی اور یہ رسالہ مناجات مقبول کے ساتھ شائع ہو گیا لیکن اس میں بھی ناموں کی حرکات زیرو نہ برو غیرہ مکل نہ تھیں جس کی وجہ سے عوام سے پڑھنے میں غلطیاں ہوتی تھیں اسماء بدریین کی تعداد مستند کتب حدیث میں تین سو تیرہ سے تین سو انیس تک مختلف ہے مگر زیر نظر کتاب میں آپ اس تعداد سے بہت زیادہ نام پائیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ناموں میں اختلاف ہے۔ احتیاطاً مختلف فیہ سب ناموں کو لے لیا گیا ہے اور بعض ناموں میں اس لئے تکرار ہو گیا ہے کہ وہ کسی جگہ اصل نام سے اور کسی جگہ کنیت سے لکھے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں احتیاطاً سب کو جمع کر لیا گیا ہے۔

سَنَوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلِيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

وَسَيِّدُ مَا أَجَى بِكَرِينٍ لِقَدِّيقٍ وَسَيِّدُ مَا عَصَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَسَيِّدُ مَا عَثَانَ بْنَ عَقَانَ

وَسَيِّدُ نَاحِيَةِ بَنِي مُطَالِبٍ رَضِيَ وَوَسَيِّدُ مَالِطَحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ وَوَسَيِّدُ تَارِيفِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ

وَسَيِّدُ نَاعِمِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو ۞ وَسَيِّدُ تَاسَعِيٍّ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ۞ وَسَيِّدُ تَاسَعِيٍّ بْنِ زَيْدِ ۞

وَسَيِّدِنَا أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْأَرْجَاحِ وَسَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ بْنُ كَعْبٍ وَسَيِّدِنَا الْأَحْمَسِيُّ بْنُ حَكِيمٍ

وَسَيِّدِنَا أَبِي بَرْزُخٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا الْأَوْقَعُ بْنُ أَبِي الْوَثَّانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيدٍ ۝ وَسَيِّدِنَا أَكْسَى بْنُ هَالِكٍ ۝ وَسَيِّدِنَا أَنَسُ بْنُ مَعَادٍ ۝

وَسَيِّدِنَا النَّسْتَمُو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَمَسِيدِ نَاؤُسِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ وَمَسِيدِ نَاؤُسِ بْنِ خُوَيْلٍ رَضِيَ وَمَسِيدِ نَاؤُسِ بْنِ الصَّامِدِ

وَسَيِّدُ قَايَاسِ بْنِ الْبَكَيْرِ وَسَيِّدُ نَايَاسِ بْنِ وَرْقَةَ ۞ وَسَيِّدُ نَابَجَيْرِ بْنِ أَبِي بَجِيرٍ ۞

وَسَيِّدِ نَاجِيَاتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَوَسَيِّدِ نَاجِيَاتِ بْنِ عَمْرِو

وَمَسِيدِ نَالِيَتِيرُ بْنُ سَعْدٍ وَمَسِيدِ نَابِلَالِ بْنِ رَبِيعٍ وَمَسِيدِ نَاعِيْمِ بْنِ الْحَارِثِ

وَسَيِّدِنَا تَحِيْمٌ مَوْلَىٰ بَنِي عَفِيْمٍ نَبِ السَّلَامِ مِنْ اللّٰهِ عَمَّهٗ
وَسَيِّدِ بَاعِيْمٍ بَنِ يَعْنَا لِيْ

وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ الْأَقْرَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ خَنْسَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ حَاطِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ غَضَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ عَمِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ عَبْدِ مَلِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ أَوْسِ بْنِ نَافِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ أَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ خُرْمَةَ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ الْقَيْمَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الْخَزْجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ سُرَاقَةَ الْخَزْجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ أَبِي بَلْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَتِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ قَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ الْمُنْدَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ الْحَصِينِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ الْبَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ مَوْلَى عُثْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ الْيَقْمَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ سُؤْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ خَلِيفَةَ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ خَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَافِثِ بْنِ خَلِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَسَيِّدُ نَافِعِ بْنِ يَاسِرٍ ر وَسَيِّدُ قَانِعَاءَ بْنِ خَزِيمٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمَةَ بْنِ زِيَادٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ إِيَاسٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ أَثَلَيْةَ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الْجَوْحِ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَاجِرِ بْنِ رَضَى اللَّهِ عَنْهُ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ سُرَاقَةَ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ طَلْحٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَوْفٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ كَثٍّ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مَعْبُودٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مَعَاذٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مُعَاذٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الْحَارِثِ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الْحَرَامِ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الْحَمَامِ الشَّهِيدِ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَامِرٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَوْفٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ قَاسٍ الشَّهِيدِ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ أَنَسِ بْنِ حَبِيبٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مَوْلَى سَلِيمٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيدِ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ سَاعِلَةَ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ زُهَيْرٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الْأَدَسِ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ بَشِيرٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ بَشِيرٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَمْرِو ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ السَّعَابِ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مَطْعُونٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَامِرٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ السَّكَنِ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَمْرِو ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ جَزَارٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ زَيْدٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مَالِ بْنِ مَالٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ أَبِي حَوَلٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ الدَّحْشَمِ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ رَيْبَةَ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ رَافِعٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَمْرِو ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ قَدَامَةَ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ مَعُودٍ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ نُمَيْلَةَ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَبْدِ الْمُثَنَّى الشَّهِيدِ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ نَعْلَةَ ر
 وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ بَارِدٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ عَامِرٍ ر وَسَيِّدُ نَاعِمِ بْنِ نَعْلَةَ ر

وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ الْحَمِيرِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ الرَّيِّحِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ رَزْمَةَ
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ وَحْمٍ وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ مَسْقِلٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ مَسْقِلٍ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ طَارِقِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ عَامِرٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَابِ
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَرْفَطَةَ وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ عَمْرٍو ر.
 حَرَامٍ ر. وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَالِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ كَعْبٍ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ مَحْزَمَةَ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ مَطْعُونٍ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ السَّمَانِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ مَتَّى ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ لِرَحْمَنِ بْنِ جَبْرِ
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ أَخْشَاتٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ كُوسٍ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ التَّيْهَاتِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ زَيْدٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ ثَعْلَبَةَ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُسَدٍّ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ رَيْفَةَ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ غَزَّوَانٍ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ عَمْرٍو ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ الزَّعْبَاءِ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ الْحَصِينِ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ الْأَشْجَعِيِّ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ لُؤْلُؤَةَ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ر.
 وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ مَثَانٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ عَقْبَةَ بْنِ وَهْبٍ ر.
 كَلْدَ لَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ ر. وَسَيِّدُ نَاعِبِدِ اللَّهِ كَأَشْتَرِ بْنِ حِمَصٍ

وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الرَّيِّحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَاثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُبَيْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَتْمَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاعِيصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَتِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ كُحَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا النُّزَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ أَبِي يَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ كُحَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ الْأَخْنَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ خَدَّاجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ وَاقِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ الْخَوَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ الْخَوَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا وَاقِدُ بْنُ الْخَوَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

چنانچہ شکوۃ بحوالہ سنن ترمذی میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نجوم ہدایت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ابو بکرؓ فی الجنة وغمرؓ فی الجنة وعثمانؓ فی الجنة وعمرؓ فی الجنة وطلحہؓ فی الجنة وزبیرؓ فی الجنة وعبد الرحمنؓ بن عوفؓ فی الجنة وسعد بن ابی وقاصؓ فی الجنة وابو عبیدہؓ فی الجنة

ملا علی قاریؒ مرقاۃ میں فرماتے ہیں کہ اس جگہ ابو عبیدہؓ اور سعیدؓ کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ ابو عبیدہؓ اس سے قبل ہی انتقال فرما گئے تھے اور سعید بن زیدؓ کا ذکر سیدنا نازؓ اعظم نے اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ وہ ان کے بیٹھوئے تھے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ بحوالہ مرقاۃ)

اسعد الغایہ میں ہے کہ حضرت سعید بن المسیبؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وطلحہؓ وزبیرؓ وسعدؓ بن ابی وقاصؓ عبدالرحمنؓ بن عوفؓ اور سعید بن زیدؓ رضی اللہ عنہم صفہ قتال میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور صفہ نماز میں حضور اکرمؐ کے پیچھے یعنی در قریب تر رہا کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ امام کے بعد جو قریب تر ہو گا وہی امامت و نیابت و خلافت کی اہلیت رکھتا ہو گا۔ گزشتہ صفحات میں ہم خلفاء راشدین کا ذکر کر چکے ہیں۔ ان دس حضرات میں چار بزرگوں کا شمار تو خلفاء راشدین مہدیین میں ہوتا ہے باقی چھ حضرات کا ہم حقیر ذکر کرتے ہیں۔

امین الامت سیدنا ابو عبیدہ بن جراحؓ

آپ تمام غزوات میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمراہ رہے خلافت شیخین میں فتوحات شام عراق فلسطین میں اسلامی لشکر کے سپہ سالار آپ کے بارے میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سَلَامٌ اَیُّہَا اَمِیْنُ ہَذَا اَلْاَمِیْنُ ابو عبیدہ بن الجراحؓ ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراحؓ ہیں۔

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ

آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساموں اور بہت اچھے تیر چلنے والے جری اور بہادر اور بدری صحابہ میں آپ کے لئے بنی کریم نے فرمایا۔ اے اللہ جب سعدؓ تجھے دعا کرے تو اسے قبول فرما۔

سیدنا عبدالرحمن بن عوفؓ

سیدنا ابوبکر صدیق کی دعوت پر مسلمان ہونے والوں میں آپ بھی شامل رہی اور ان چھ اکابر صحابہ میں سے ہیں جن کو خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظمؓ نے خلافت کے لئے نامزد کیا تھا۔ غزوہ احد میں آپ نے کئی زخم کھائے اور آپ کے دو دانت بھی شہید ہوئے۔ آپ اہمات المؤمنین کی مالی امداد بھی فرماتے تھے حضور اکرمؐ نے آپ کے بارے میں سخی اور صادق ہونے کے بشارت دی تھی۔ صحابہ کرام اور تابعین نے آپ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

سیدنا زبیر بن العوامؓ

آپ ہی کی ہیئت میں فرشتے بدر میں نازل ہوتے تھے۔ آپ عشرہ مبشرہ اور ان چھ اصحاب میں شامل ہیں جن کو فاروق اعظمؓ نے خلافت کی اہلیت کے لئے پیش فرمایا۔ تمام المؤمنین سیدہ خدیجہؓ آپ کی چھوٹی بیوی ہیں۔ آپ کے بارے میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بنی کا ایک حواری ہے میرا حواری زبیرؓ ہے آپ بہت زیادہ سخی تھے تمام کمائی راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔

سیدنا طلحہ بن عبید اللہؓ

آپ بھی سابقین اسلام میں سے ہیں اور ان چھ اکابر صحابہ میں سے ہیں جنہیں فاروق اعظمؓ نے خلافت کے لئے نامزد فرمایا تھا۔ بدری صحابہ میں سے ہیں آپ سیدنا صدیق اکبرؓ کیساتھ رہتے تھے آپ نے جنگ احد میں سپر بن کر تمام تیر اپنے ہاتھ پر رکھے جس کی وجہ سے آپ کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے

خل ہو گیا تھا۔ احمد میں آپ نے جان فساد کی عجیب مثال قائم فرمائی۔

سیدنا معید بن زیدؓ

آپ بدری صحابی اور غازی اسلام مجاہد اعظم ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہتے جنگ یرموک اور فتح شام میں بھی شامل رہے انتقال کے وقت آپ کے جسم سے خوشبو مہیا کر رہی تھی صحابہ کرام میں ایک طبقہ اصحاب بیعت رضوان کا بھی ہے جس میں تقریباً چودہ سو صحابہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت جہاد فرمائی۔ دراصل گلستان نبوت کا ہر پھول اپنی مہکتا اور چمک کے اعتبار بحیرت سی فضیلت اور خوبیوں کا ایک لکڑی ہے اس مختصر سی کتاب میں اجماعاً ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ ان حضرات سے عقیدت و محبت عطا فرمائے۔ آمین

اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے جیسے شرف و مجد اپنے آخری رسول کو عطا فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے خاندان اور گھرانے کو بھی امتیازی شان عطا فرمائی اور ان کی مہارت و شرافت کا ذکر اپنے کلام پاک میں بیان فرما کر ان سے عقیدت و محبت اور ان کی عزت و تکریم کا حکم فرمایا اور ان سے بدگانی اور بد اعتقاد کی کوکھ راہی اور ضلالت کی علامات فرمائی ہیں وجہ یہ کہ اہلسنت والجماعت کے جملہ حضرات ان کا ادب و احترام کرتے ہیں چند صحابہ دشمن عناصر جن میں بعض لوگ اہبات المومنین کی شانِ اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کر کے عتاب الہی کو دعوت دیتے ہیں اور بعض سیدنا علیؓ حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنینؓ کو اہلبیت سے خارج تصور کر کے ان کو اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اہلسنت والجماعت ایسے لوگوں کو جو ازواجِ مطہرات کو اہلبیت سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور ان لوگوں سے بھی جو حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ و حسنینؓ کو اہلبیت سے خارج سمجھتے ہیں

بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گروہ حضور اکرمؐ کی قریبی رشتہ اور اہل خانہ کو آپ سے علیحدہ کر کے ان کو اپنے عناد کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ اہلبیت کرام سے اصل مراد تو ازدواج مطہرات ہی ہیں مگر حضور اکرمؐ نے نزول وحی کے وقت حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حسینؑ کو بھی اپنی چاند مبارک میں لے کر اہلبیت میں شامل فرمالیا تھا۔ یہ دعا فرمائی تھی اللہم هؤلاء اہل بیتي فاذهب عنهم الرجس ترجمہ اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں پس تو ان سے ناپاکی دور کر دے۔ چنانچہ حضرت محمد دافع ثانی قدس سرہ مکتوبات جلد ۲ ص ۵۲ میں فرماتے ہیں ترجمہ یعنی جو شخص اہلبیت سے محبت نہیں رکھتا وہ خارجی ہے اور جو صحابہ کرام سے بیزاری اور مخالفت رکھتا ہے وہ منافق ہے اور افسوس ہے کہ جو محبت اہلبیت کیساتھ تمام صحابہ کرام کی تعظیم و توقیر کرتا ہے۔ وہ سختی ہے محبت صحابہ اہل بیت اہل سنت کا سرمایہ عظیم ہے۔

اِنَّا بِرَبِّكَ لَشَدِيدٌ اَللّٰهُمَّ اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً (سورہ احزاب) کی تفسیر فرماتے ہوئے حضرت مولانا محمد سعید دہلویؒ لکھتے ہیں — الرحمن کے حاشیہ پر فرماتے ہیں یہ خطاب ہے ازدواج مطہرات کو اور داخل اس میں حضرت کے سب گھروالے یعنی اہلبیت کے لفظ میں ازدواج مطہرات آپ کی عترت بھی شامل ہے یعنی حضرت حسینؑ، عاتقؑ، محسنؑ اور حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ صفحہ ۶۴۳ جلد دوم۔

اہلبیت بنویں امہات الموزین ازدواج سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد

حضرت سودہ بنت ذمہ

حضرت طیبتہ طاہرہ عائشہ صدیقہ بنت جانشین رسول سیدنا ابو بکر صدیقؓ

حضرت خنصہ بنت سید فارق اعظم رضی اللہ عنہ دوم

حضرت زینب بنت خدیجہ

حضرت ام سلمیٰ بنت ابی اسہیل

حضرت زینب بنت جحش

حضرت جویریہ بنت حارث

حضرت ام حبیبہ بنت حضرت ابوسفیانؓ

حضرت میمونہ بنت حارث

حضرت صفیہ بنت حبیبہ اخطب حضرت ماریہ قبطیہؓ

اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابِ بزرگان

حضرت زکیم حضرت طیب حضرت طاہر حضرت عبداللہ، حضرت ابراہیم،

رسول پاکؐ کی صاحبزادیاں۔

اولاد بنات رسولؐ

حضرت علی و امامہ

حضرت عبید اللہ

کوئی اولاد نہیں۔

حضرت زینبؓ زوجہ حضرت عائشہؓ

حضرت رقیہؓ زوجہ حضرت عثمان غنیؓ

حضرت ام کلثومؓ زوجہ حضرت عثمان غنیؓ

حضرت فاطمہؓ زوجہ حضرت علی المرتضیٰؓ

حضرت حسن، حسین حضرت زینب

حضرت رقیہ حضرت ام کلثومؓ زوجہ

فاطمہؓ

اللہ تعالیٰ کی کسوٹیوں رحمتیں ہوں ان پر۔

غزوہ احد و شوال شہداء

اسلامی تاریخ میں غزوہ احد کو تدبیری حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ کفار مکہ جنگ بدر کے بعد اپنی ناکامی و شکست کا انتقام لینے کے لئے مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر چکے تھے اور قریش کی عورتوں نے اپنے و شاد کا انتقام لینے کے لئے جنگی راگ و ساز اور نمونہ سرائی کر کے کفار کو غیرت و لادھی تھی وہ عربی اشعار میں کہتی تھیں ہم ریشم پر چلنے والی ہیں اور بہت ہی حسین ہیں اگر تم آگے بڑھے تو گلے لگائیں گی اور پیار کریں گی۔

یہی وجہ ہے کہ کفار بغض و غضب میں بھرے ہوئے مسلمانوں سے برسبر پیکار ہو رہے تھے اور پوری تیاری کر کے میدان میں اپنے قبائل اور خاندان کی بہادری بیان کر کے ہل اور لات و منات کے نعرے لگا کر اپنی فوجوں کو گروا رہے تھے مسلمان اپنے نبی اکرمؐ کے قیادت میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔ ہر جانب شکر و ثناء کی تباہی کر رہے تھے اور اسلام کی صداقت پر اپنی شہادت کا اندرانہ پیش کر رہے تھے۔ اس غزوہ میں سب سے زیادہ بہادری سیدہ حضرت امیر حمزہؓ نے دکھائی انہوں نے کفار کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کر دیا اس لئے کفار کی فوج آپؐ کو شہید کرنے کے لئے میدان جنگ میں آپؐ پر حملے کے لئے تلاش کرتا رہا اور بعد شہادت آپؐ کی لاش مبارک کیساتھ انتقامی سلوک کیا گیا جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ آپؐ کی جرات و اسلامی جمعیت اور روشن شہادت پر آپؐ کو دوبار نبوت سے سید الشہداء کا خطاب ملا اس لئے تشریف میں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے شہداء احد کے ابرار کائنات اسماء گرامی کی فہرست درج ذیل ہے جو مسلمانوں کے لئے سرمایہ بعد افتخار ہیں اور اسلام کا وقار ہیں۔

اسماء شہداء غزوہ احد

۱۱۱۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۔ مصعب بن عمیر مصعب رضی اللہ عنہ

۱۱۳۔ انس بن نفیر

۱۱۴۔ اوس بن راقم

۱۱۵۔ اوس بن ثابت

۱۱۶۔ ثابت بن وقش

۱۱۷۔ تغلیہ بن سعد

۱۱۸۔ حارث بن عبداللہ

۱۱۹۔ رفاعہ بن عمرو

۱۲۰۔ رافع بن مالک

۱۲۱۔ رافع موی غزیہ

۱۲۲۔ سلمہ بن ثابت

۱۲۳۔ سعد بن ربیع

۱۲۴۔ سہیل بن قیس

۱۲۵۔ سعد یا سعید

۱۲۶۔ سہیل بن عدی

۱۲۷۔ سبعہ بن حاطب

۱۲۸۔ موسیٰ بن حاطب

۱۲۹۔ حمزہ بن عمرو یا بشیر

۱۳۰۔ عبداللہ بن جہش

۱۳۱۔ شماس بن عثمان

۱۳۲۔ انیس بن قتادہ

۱۳۳۔ ایاس بن اوس

۱۳۴۔ ثابت بن عمرو

۱۳۵۔ ثابت بن حداح

۱۳۶۔ ثقب بن فزودہ

۱۳۷۔ حارث بن ثابت

۱۳۸۔ حارث بن عمرو

۱۳۹۔ حبیب بن زید

۱۴۰۔ حسیل بن جابر

۱۴۱۔ حارث بن عقبہ

۱۴۲۔ حارث بن اوس

۱۴۳۔ حارث بن انس

۱۴۴۔ حنظلہ بن عامر

۱۴۵۔ خارجہ بن زید

۱۴۶۔ حباب یا جناب

۱۴۷۔ خشمیہ بن حارث

۱۴۸۔ خلاد بن عمرو

- (۳۰) عبیدہ بن عتیک
(۳۱) عبداللہ بن سلمہ
(۳۲) عبید بن معل
(۳۳) عباس بن عبادہ
(۳۴) عمرو بن ایاس
(۳۵) قیس بن عمر
(۳۶) قیس بن محمد
(۳۷) حذر بن زیاد
(۳۸) مالک بن سنان
(۳۹) عمر بن عمرو
(۴۰) قوس بن ثعلبہ
(۴۱) وہب بن قاپوس
(۴۲) یزید بن سکس
(۴۳) یزید بن حاطب
(۴۴) لیار۔ البوسیرہ، البوالین
(۴۵) عامر بن امیہ۔ وغیرہ ہم رضی اللہ عنہم
- (۳۱) صفی بن قیس
(۳۲) ذکوان بن عبد قیس
(۳۳) عبداللہ بن جبیر
(۳۴) عامر بن فحار
(۳۵) عمرو بن قیس
(۳۶) عبادہ بن عبیدہ
(۳۷) عبداللہ بن عمرو بن حرام
(۳۸) رناعہ بن وقش
(۳۹) عبداللہ بن عمرو
(۴۰) عمرو بن ثابت
(۴۱) عمرو بن معمر
(۴۲) عمرو بن مطر
(۴۳) عقیبہ بن ربیع
(۴۴) عباد بن ربیع
(۴۵) عمرو بن جموح
(۴۶) عامر بن زیاد

حرف آخر

اسلامی تاریخ میں کئی ایک فتنوں کا ذکر ملا ہے جن میں بعض کا نام و نشان بھی ملتا ہے
چکا۔ سوئے اتفاق سے صحابہ دشمن عناصر کے دو طبقے ایک خلفاء ثلاثہ یعنی سیدنا ابوبکر صدیق

سیدنا فاروق اعظمؓ سیدنا عثمانؓ یعنی پیر تبر اکرنے والا گروہ اور دوسرا اصحاب ثلاثہ یعنی سیدنا علی المرتضیٰؓ سیدنا حسینؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی تحقیر و تحفیض کرنے والا گروہ قدیم سے گروہ پراسرار طریق پر اپنا حنفیہ و یاطنی سلسلہ سے قائم رکھے ہوئے ہے اور اصحاب رسول کا شکار کرتے رہتے ہیں۔ ان دونوں گروہ میں صحابہ دشمنی مشترک عنصر ہے۔ ان دونوں گروہوں میں دوسری بات یہ بھی قدرے مشترک ہے کہ یہ لوگ برائے نام چند صحابہ سے اظہار بہرہ روی کرتے ہیں۔ اور انتہائی عقیدت کا مظاہرہ کریں گے مگر دوسرے کو الزام تراشی اور دشنام درازی کرتے نظر آئیں گے۔ درحقیقت ان کو کسی بھی صحابیؓ اور رسول اللہؐ کے اہل خانہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ چند صحابہ کی آڑ میں دوسرے عظیم صحابہ کی عزت و ناموس کو مجروح کرنے کا ایک اشتراکی جیلہ ہے جیسے سیدنا عثمان غنیؓ کو مظلوم بنا کر سید علی کرم اللہ وجہہ کو ظالم و قاتل اور غاصب قرار دیتا ہے اسی طرح بعض لوگ سیدنا علیؓ کو مظلوم بنا کر دیگر خلفاء عظام کو ظالم اور غاصب قرار دے کر قرن اول کے مسلمانوں سے اپنا رشتہ قطع کر لیتے ہیں بعض لوگ ان میں حضرات صحابہ کے متعلق ایسی بے سرو پا باتیں کرتے ہیں جنہیں سن کر یہود و مجوس بھی شرم جائے حالانکہ صحابہ کرام کے یا بھی اختلاف اس امت کے لئے رحمت میں یاد راہوں نے کبھی ایک دوسرے پر الزام تراشی نہیں کی نہ ہی کوئی ایک دوسرے کی شان میں نازیبا الفاظ کا ذکر ملتا ہے مگر اب چند لوگ تاریخ و تحقیق کی آڑ میں ایسی لغویات بیان کرتے ہیں جو کسی شریف اور صحیح النسب لوگوں کے شایان شان نہیں جو ایسی باتیں کرے۔ دراصل حضرت صحابہ کرام باہم ایک دوسرے کے ساتھی اور بھائی بن کر رہے۔ اگر کوئی علمی و اجتہادی مسائل میں اختلاف تھا وہ اخلاص و اجتہاد کی بنیاد پر تھا تو وہ اسی دور میں طے پاچکا تاریخ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام صحابہ باہم ایک دوسرے کو عادل اور عالم سمجھتے تھے مگر بعض نامراد لوگ معلوم نہیں اب چونہ سوس

ایسا پنی کچھری رکاکران پر مقدمات اور فرد جرم عائد کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کے بھیس میں اسلام میں گھسے ہوئے ہیں۔ ان کی فوری نشان دہی کر کے ان کا پوسٹ مارٹم کیا جائے کس قدر شرم کی بات ہے کہ ان کا ایمان قرآن و حدیث اور آئمہ اربعہ کے مسائل اور جمہور ہمت کے مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق تو ہے نہیں بلکہ چند بد دین کمیونسٹ اور دہریہ بد مذہب جہلا کی شائع کردہ چند رتی کتابوں پر ان کا یقین و ایمان ہے یہی ان کا علمی اور علمی سرمایہ ہے۔ ان کا مشغلہ شب و روز بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ، ابوداؤد، ابن ماجہ، سنائی، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام شافعی پر اعتراض و تنقیص کے سوا کچھ نہیں۔ درحقیقت یہ گروہ مسلمانان اہل سنت کے مخالفین کا گروہ ہے جو مسلمانوں کے بنیادی اور اسلامی علمی و ایمانی سرمایہ کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور صحابہ کرام سے رشتہ منقطع کر کے لادینیت اور اخراجات اور ارتداد کی جانب بے جا رہا ہے ان سے محفوظ رہنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ یہاں کی کڑی نگرانی رکھیں اور ان کی اصل حقیقت معلوم کریں۔ ان کے نظریات معلوم کریں ان کے باطنی مذہب اور عقیدے کا جائزہ لیں کہ آخر یہ کیا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانان اہل سنت والجماعت کی نصرت فرمائے اور اسی مسلک پر ہم سب کو چلائے اور تمام فتنوں سے محفوظ فرمائے آمین

صحابہ دشمن عناصر کا ایک گروہ اسلامی افکار تاریخ و تحقیق کی روشنی میں منظر عام پر آ رہا ہے۔

خارجیت کا پوسٹ مارٹم

ایکے اعلیٰ دستاویز اور حیرت انگیز انکشاف جس کا مطالعہ ہر مسلمان کو ضرور کرنا چاہیے
عنقریب نئے ہو رہے ہیں اسے ناظرانِ رائے

رحمتہ للعالمین کے پاسداروں کو سلام

ان شاعر اہل سنت جناب خان محمد صاحب کماثر پبلان ضلع میانوالی

مید کوئین تیرے جان نشادوں کو سلام یعنی گردون نبوت کے ستاروں کو سلام
انیسا کے بعد شہر ہے انہیں کے نام کا جن کی ہمت سے پچلا پچولا چین اسلام کا

ان محبازی غازیوں کو رشہ سواروں کو سلام

جن کی ہیبت سے لرزے کفر کے ایوان تھے جن سے لرزاں شام و روم و فارس و ایران تھے

ان خلافت راشدہ کے تاجداروں کو سلام

جن کا حملہ دشمنوں کو موت کا پیغام تھا اس زمین پر کفر جن سے لرزہ بر اندام تھا

حق کی خوشحودی کے مخلص خواستگاروں کو سلام

جب کہیں باطل سے ٹکراتے تھے حق کے پاساں حق پرستوں کے تماشے دیکھتا تھا آسمان

ان کی تیغوں کی چمکتی تین دھاروں کو سلام

ان کی کوشش سے ہمیں قرآن کی دولت ملی ان کی ہمت سے رسول اللہ کی سنت ملی

ان رسول ہاشمی کے رازداروں کو سلام

ان میں صدیق و عمرؓ کی امتیازی شان ہے سو گئے اس گھر میں جس پر خلد بھی قربان ہے

گنبد خضریٰ کی رونق کو بہاروں کو سلام

ہر قدم ان کا خدا کے حکم کی تعمیل تھی ان کے ہر قول و عمل میں دین کی تکمیل تھی

دعوت دین الہ کے شاہکاروں کو سلام

دین کی خاطر کی زکرت و مال و جان کے ان صحابہؓ کی محبت جزو ہے ایمان کے

رحمتہ للعالمین کے پاسداروں کو سلام

مسلمانان اہلسنت والجماعت کی اہم ذمہ داریاں

اپنے حلقہ احباب میں مسلک اہلسنت والجماعت کی اشاعت کریں۔

۲۔ اہل خانہ کو خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ، اصحاب بدر اور دیگر صحابہ کرام اور اہل بیت کے مناقب اور فضائل سے متعارف کرائیں۔

۳۔ اپنے خاندان میں بچوں اور بچیوں کے نام خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام اور راہبات المومنین کے نام پر رکھیں۔

۴۔ صحابہ کرام کا دفاع کرنا اور ان پر لعن طعن کرنے والوں کو مسکت جواب دینا آپ کا دینی فریضہ ہے لہذا ان کے متعلق بنیادی معلومات ضرور حاصل کریں۔

۵۔ کسی بھی دفعی ساتھی جو اس میں شرکت کرنا اور صحابہ کرام سے بدگمانی کرنے والوں سے رابطہ رکھنا آپ کے ضمیر اور غیرت ملی کے خلاف ہے لہذا اپنے اس دور سے اجتناب کریں۔

۶۔ اپنے مکالوں اور وکالوں، دفاتر و مدارس میں صحابہ کرام کے نام کے کتبے اور چارٹ لگائیں۔

۷۔ مسلک اہلسنت والجماعت کے سلسلے میں دیگر سنی مکتبہ فکر کے عوام اور علماء سے رابطہ قائم رکھیں اور باہمی اختلافات سے پرہیز فرمائیں۔

۸۔ صحابہ کرام کی سیرت اور ان کی عظیم خدمات اور بے مثل قربانیوں کے ذکر کے لئے باقاعدہ جلسے اور تقاریر کا اہتمام کیجئے۔

۹۔ آپس میں دعوت اصلاح و ارشاد اور اخوت و محبت کی فضا قائم رکھیں۔

۱۰۔ اپنی آبادی، بستی، گاؤں، اور شہروں میں شاہراہوں اور علمی دینی مراکز کو خلائم

راشدین اور صحابہ کرام کے ناموں سے منسوب کیجئے۔ تلک عشرہ کاملہ